

فہمہ
اندر
تعمیر
کے
وقت

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللَّهُ بِبَدَاءِ قَاتِلِ إِذْ لَا

تعمیر
کے
وقت



شرح

چندہ سالانہ

چھ روپے

فی پرچہ

۱۰۲



ایڈیٹر:-

برکات احمد راجپوتی

اسٹنٹ ایڈیٹر:-

محمد حفیظ لقا پوری

توازیخ اشاعت ۷-۱۲-۲۱-۲۸

جلد ۱ | ۲۱ ہجرت ۱۳۳۱ھ - ۲۴ شعبان ۱۳۶۱ ہجری مطابق ۲۱ مئی ۱۹۵۱ء عیسوی - نمبر ۱۱

خلافت راشدہ کے امتیازات!

از شفاعت قلم حضرت امام جماعت احمیہ خلیفۃ المسیح الثانی ابیدہ اللہ تعالیٰ بطنہ العزت

”اسلام میں خلافت راشدہ کے امتیازات بہت ہیں:-
اول:- انتخاب - اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-
 اللَّهُ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا
 الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا -
 یہاں امانت کا لفظ ہے لیکن ذکر
 چونکہ حکومت کا ہے اس لئے امانت
 سے مراد امانت حکومت ہے آگے
 طریق انتخاب کو مسلمانوں پر چھوڑ
 دیا۔ چونکہ خلافت اس وقت
 سیاسی تھی لہذا اس کے ساتھ
 مذہبی بھی۔ اس لئے دین کے
 قائم ہونے تک اس وقت کے
 لوگوں نے یہ فیصلہ لیا کہ انتخاب
 صحابہ کریں کہ وہ دین اور
 دیندار کو بہتر سمجھتے تھے۔

ورنہ ہر زمانہ کے لئے طریق
 انتخاب الگ ہو سکتا ہے اگر
 خلافت صحابہ کے بعد طبعی تو
 اس پر بھی غور ہو جاتا کہ صحابہ
 کے بعد انتخاب کس طرح ہو سکے
 بہر حال خلافت انتخابی ہے
 اور انتخاب کے طریق کو اللہ تعالیٰ
 نے مسلمانوں پر چھوڑ دیا ہے۔
دوم: شریعت -
 خلیفہ پر اوپر سے شریعت کا دباؤ
 ہے وہ مشورہ کو رد کر سکتا ہے
 مگر شریعت کو رد نہیں کر سکتا۔
 گو یا وہ کانسٹی ٹیوشنل ہیڈ ہے
 آزاد نہیں۔
سوم:- شوریٰ -
 اوپر کے دباؤ کے علاوہ نیچے
 کا دباؤ بھی اس پر ہے یعنی

اُسے تمام اہم امور میں مشورہ
 لینا اور جہاں تک ہو سکے
 اُس کے ماتحت چلنا ضروری
 ہے۔

چہارم:- اندرونی دباؤ یعنی خلاق
 علاوہ شریعت اور شوریٰ کے
 اس پر نگران اس کا وجود بھی
 ہے کیونکہ وہ مذہبی رہنما بھی
 ہے اور نمازوں کا امام بھی۔
 اس وجہ سے اُس کا دماغی
 اور شعوری دباؤ اور نگرانی بھی
 اسے راہ راست پر چلانے
 والا ہے۔ جو خالص سیاسی
 منتخب یا غیر منتخب حاکم پر نہیں
 ہوتا۔

پنجم:- مساوات -

خلیفۃ اسلامی الناس فی حقوق
 میں مساوی ہے جو دنیا میں
 اور کسی حاکم کو حاصل نہیں۔ وہ

اپنے حقوق عدالت کے ذریعے
 سے لے سکتا ہے۔ اور اس
 سے بھی حقوق عدالت کے ذریعے
 سے لئے جاسکتے ہیں۔

ششم:- عصمت صغریٰ -

عصمت صغریٰ اُسے حاصل ہے
 یعنی اُسے مذہبی مشین کا پرزہ
 قرار دیا گیا ہے اور وعدہ کیا
 گیا ہے کہ ایسی غلطیوں سے بچایا جائیگا
 جو تباہ کن ہو اور خاص خطرات میں اسکی
 پامی کی اللہ تعالیٰ تائید کرے گا اور اسے
 دشمنوں سے محفوظ رکھے گا۔ گو یا وہ مؤیدین اللہ
 اور دوسرے قسم کا حکم نہیں اسکا شریک
 نہیں۔

ہفتم:- وہ ریاست سے بالاتر ہے اسلئے

اسکا کسی پارٹی سے تعلق نہیں ہو سکتا وہ
 ایک پارٹی کی حیثیت رکھتا ہے اسلئے
 کسی پارٹی میں شامل ہونا یا اسکی طرف مائل
 ہونا جائز نہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلَا تَأْخُذْ
 بِهِنَّ نَبْذَاتِ النَّاسِ اِنَّ تَعْمَلُوا الْاَعْمَالَ
 یعنی جب ایسے شخص کا انتخاب ہو تو اس کا
 فرض ہے کہ وہ کامل انصاف سے فیصلہ کرے
 کسی ایسے شخص کو جسکی ہوا یا قومی ہونے کی وجہ سے
 رسالہ التوحید ص ۱۰۲

ہماری اماں بجان (نور اللغات)

رقم فرمودہ حضرت نواب مبارکہ ہیک صاحبہ مظلہا العالیہ زینت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ابھی نہ میرے دل و دماغ میں طاقت تھی نہ ماتحتی میں سکتے کہ میں کچھ لکھ سکوں۔ مگر آج میرے افضل میں ایک روایت کی تصحیح کے لئے ضروری معلوم ہوا کہ میں یہ چند طور لکھ دوں۔

(۱) بولدم حال عبدالرحمن علیہ السلام کی جو تحریر شائع ہوئی ہے اس میں حضرت عائشہؓ یا حضرت ام سلمہؓ میں حضرت اماں جان کا کچھ لکھا جانا غائباً کتاب کی نقلی ہے لکھا گیا ہے۔

شاید یہ سلسلہ نہ ہوگا کیونکہ حضرت ام المومنین علیہا السلام حضرت عائشہؓ یا حضرت ام سلمہؓ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ کے علاوہ کسی تشریف نہیں لکھی۔ کچھ لکھا ضرور آپ کی ہیں مگر جب میری شادی ہو چکی تھی۔ سزا تک مجھے یاد نہیں۔ وہاں سے واپسی پر آپ وہاں کا ذکر فرماتی رہی ہیں۔ کچھ لکھا کہ جماعت کے لوگ بھی ان لوگوں میں تھے جن سے آپ خاص صحبت فرماتی تھیں۔

(۲) بولدم احمد علیہ السلام کی والدہ صاحبہ جن کو اس زمانہ میں "ضمیمہ کی اماں" کہتے تھے لکھا گیا جانا تھا۔ حضرت اماں جان کی بہت عمدہ اور خدمت کی ہے کھانا شاد کی وقت حسب ضرورت دیکھا جاوے۔ گورہ عام طور پر مہمانواری کا سامان بستر چار پائیاں۔ برتن ہنٹھائے۔ رکھنے کھانے دینے لینے کا کام کیا کرتی تھیں۔ دودھ بھی چھوڑ کر آٹا اس کو رکھنا اور تقسیم کرنا وی کرتی تھیں۔

حضرت اماں جان ان پر بہت شفقت فرماتی تھیں سان کے علاوہ اسی کی اماں تھیں علیہا السلام کا اور انہوں نے سالہا سال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اور سب لکھا کھانا لکھا اور بہت ہی محبت سے جان سے کر خدمت کی۔ ہند میں چھ بھرتی جاتی اور دعائیں کیا کرتی تھیں۔ ان کی ساتھ دعا بھی ہوا کرتی تھی کہ اللہ

ساری دنیا کے طرف میرے حضرت صاحبہ کے کھانے میں آجائیں۔ کبھی حضرت اماں جان نہیں فرماتیں کہ اسی کی اماں میرے بھائی حضرت میر محمد اسماعیل صاحب کے کھانے کا لکھا بھی تو فوراً کہتیں میں جان لاہور میں پڑھتی تھی۔ مال یا اللہ میاں اٹھیں کے کھانے کا لکھا نہ آئے غرض یہ دو ہفتیاں ہیں۔ جنہیں نے حاضر فرماتیں

کبھی اور بہت کبھی۔ بے حد احسان سے کبھی حضرت اماں جان کو خانہ داری کے پوجے سے بڑی حد تک آزاد رکھا۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت ان پر اور ان کی والدہ پر ہمیشہ رہے۔ (۳) مراد اس نے نہیں کہ اماں جان فرماتی تھیں کہ حضرت عائشہؓ نے ہالی تھیں۔ اور اس نے نہیں کہ آج وہ اس دنیا میں نہیں ہیں۔ تو غرض ذکر فرم کر لوں آپ کا تعریف پہل لکھا جائے۔ اور اس نے بھی نہیں کہ کھانے سے

بے درجعت تھی (اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ کہ کس طرح میں ان کی جوانی کو برداشت کر رہی ہوں) بلکہ حق اور محض حق ہے۔ کہ حضرت اماں جان کو اللہ تعالیٰ نے سچ سچ اس قابل بنایا تھا کہ وہ ان پر اپنے مامور کے

چلنے سے۔ اور اس وجود کو اپنی خاص نعمت قرار دیکر اپنے مرسل کو بھلا فرماتے۔ آپ نہایت درجہ عابد اور شاگرد تھیں۔ آپ کا قلب غیر معمولی طور پر مرفا اور وسیع تھا

کسی کے لئے خواہ اس سے کتنی تکلیف پہنچی ہو آپ کے دل پر میل نہ آتا تھا۔ کان میں بڑی ہوتی برآمدہ بات کو اس صبر سے ہی جاتی تھیں کہ جبریت ہوتی تھی۔ اور ایسا بڑا کرتی تھیں کہ کسی دوسرے کو کسی کسی بات کے دہرنے کی جرات نہ ہوتی تھی۔ شکوہ۔ جھنجھلی۔ بغیبت کسی بھی رنگ میں نہ بھی آپ نے کیا نہ اس کو پسند کیا۔ اس صفت کو اس اعلیٰ اور کامل رنگ میں کبھی کسی میں نہیں دیکھا۔ آخر دنیا میں کبھی کوئی بات کوئی کسی کی کہی لیتا ہے۔ مگر

زبان پر کسی کے لئے کوئی لفظ نہیں کہنے سستا۔ تو حضرت اماں جان کہے۔ جہاں کسی نے مجلس میں کسی کی لظہر شکایت بات شروع کی اور آپ نے فوراً ٹوکا۔ حتیٰ کہ اپنے ملازموں کی شکایت جو فرما دیا کہ جو دیکھے ہی الہم کے سلسلہ میں تنگ آکر کسی کی جانی بھیجے سے سستا

پسند نہ کرتی تھیں۔ اپنے ملازموں پر انتہائی شفقت فرماتی تھیں۔ آخر کی ایام میں جب آواز لکھا تھا مائی عائشہ (والدہ جمید احمد مرحوم و درویش قادیان کی) کی آواز کسی سے جھگڑنے کی کان میں آئی۔ بڑی شکل سے انھیں کھوکھو کر دیکھا۔ اور بدقت فرمایا مائی کیوں مائی؟

میں نے کہا نہیں اماں جان رہی تو نہیں پر بھی کسی سے بات کر رہی تھیں۔ مگر درود حضرت اماں جان کی آواز میں اس وقت مائی کے لئے تھا۔ وہ آج تک مجھے بچپن

کو دیتا ہے۔ آپ نے کئی لاکھوں اور لوگوں کو برداشت کیا۔ اور سب سے بہت ہی شفقت و محبت کا برتاؤ تھا۔ خود اپنے ہاتھ سے ان کا کام کیا کرتی تھیں۔ اور کھانے پلانے آلم کا خیال رکھنے کا کوئی ٹھکانہ نہ تھا

مگر تربیت کا بھی بہت جہاں رکھتیں۔ اور زبانی نصیحت اکثر فرماتیں۔ ایک اور لکھی تھی مجھے یاد ہے۔ میں ان دنوں حضرت اماں جان کے پاس تھی۔ وہ رات کو تہجد کے وقت سے اٹھ بیٹھی اور حضرت اماں جان سے سوالات کرنے اور غفلوں کے ضمنی پر چھنا شروع کرتی۔ اور آپ اسکی ہر بات کا جواب مردار خندہ پیشانی سے دیا کرتیں۔ میں نے اسکو سمجھا یا اس وقت ہنسنا یا کچھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد آپ نے بہت زیادہ صبر و تحمل کا نمونہ دکھایا۔ مگر کبھی۔ جوانی کو جس طرح

آپ محسوس کرتی رہیں۔ اس کو جو لوگ جانتے ہیں وہ اس صبر کو اور بھی جرت اور عسکری نقطہ سے دیکھتے رہے۔ آپ اکثر سرفرہ بھی جاتی تھیں اور لظاہر اپنے

ایک بہت بھلائے رکھتی تھیں۔ پانچ و پندرہ یا ماہر کاؤں میں بھرنے کو بھی عورتوں کو نیکر جانا یا گھر میں کچھ نہ کچھ کام کر دیتے رہتا۔ کھانا پکھانا اور اکثر غریبوں میں تقسیم کرتا (جو آپ کا بہت مہربان کام تھا) لوگوں کا آنا جانا

اپنی اولاد کی تعلیمات پر سب تھا۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد پورا سکون آپ نے کبھی محسوس نہیں کیا۔ صاف معلوم ہوتا تھا کہ کوئی اپنا وقت کاٹ رہا ہے۔ ایک سفر سے صوبے کو رنا ہے۔ کچھ کام ہیں جو جلدی حل کرنا ہے۔ غرض لظاہر ایک ہر کسی کی جان ہونے کے باوجود ایک قسم کی گھبراہٹ ہی تھی جو آپ پر طاری کرتی تھی۔ مگر ہم لوگوں کے لئے تو گویا وہ ہر قسم اپنے سینہ میں چھپا کر خود سیر ہو گئی تھیں۔ دل میں طوفان اس درود دعا کے اٹھنے اور اس کو دہلیز اور سب کی خوشی کے سامان کرتیں۔ مجھے ذائقہ علم ہے۔

کہ جب کوئی کچھ گھر میں پیدا ہوتا تو خوشی کے ساتھ اب ریح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بدلتی کا آپ کے دل میں تازہ ہو جاتا اور وہ آپ کو اس بچہ کی آمد پر یاد کرتیں۔

میں اپنے لئے ہی دیکھتی تھی کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد ایک چشمہ سے بے حد صحبت کا اماں جان کے دل میں چھوٹ پڑا ہے۔ اور بار بار فرمایا کرتی تھیں۔ کہ سارے اماں ساری ہر بات مان بیٹے اور میرے اعزاز میں نہ فرمایا کرتے تھے کہ لوگوں تو چاروں کی مہمان ہیں۔ یہ کیا یاد کوں گے۔ جو بہت ہی ہے۔ وہی کردہ غرض یہ محبت تھی واصل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت تھی جو آپ کے دل میں

موجزن تھی۔ اس کے بعد میری زندگی میں ایک دو سرا درجہ آیا یعنی میرے میاں مرحوم کی وفات۔ ان کے اند میں سے ایک بار اور اس چشمہ محبت کو بڑے زور سے چھوٹے دیکھا۔ جیسے ہارن برستے برستے یکدم ایک جھڑکے سے گرنے لگتی ہے۔ اس وقت وہی باریکت مستی تھی۔ وہی رحمت و شفقت کا مجھ پر تھا جو لظاہر اس وقت میں صاف لکھنے لگتی تھی۔

وہ رحیم و کریم ذات کے بعد میرا رفیق ثابت ہوا۔ جس کے پیار سے میرے زخموں پر مرہم رکھا۔ میں نے مجھے سمجھا دیا تھا کہ اب میں نہیں ہوں۔ بلکہ مجھے معلوم ہوتا تھا کہ میں کبھی جا کر کبھی نہ جاؤں

میں واپس آتی ہوں۔ اب دنیا میں کوئی ایسا نہیں جو میرا موندہ دیکھے۔ کہ اس کو نہیں ہے اب کوئی ایسا نہیں جو میرے احساس کو سمجھے۔ میرے دکھ کو اپنے دل پر بیٹھا ہوا دکھ محسوس کرے۔ خدا سب عزیزوں کو سلامت رکھے۔ میرے بھائیوں کی فکر میں اپنے فعل سے خاص برکت دے۔ مگر خصوصیت جو خدا نے ماں کے وجود میں بخشی ہے۔ اس کا بدلہ تو کوئی خود اس نے ہی پیدا نہیں کیا۔ اور میری ماں تو ایک بے بدل مل تھیں۔ سب مومنوں کی ماں ہزاروں جہتیں لمحہ بھر محسوس ہوتی رحمتیں ہمیشہ ہمیشہ آپ پر نازل ہوتی رہیں۔ وہ تو اب حاضر ہیں ہیں۔ مگر ہمیں تک خدا ان سے ملا نہ سکا۔ ان کی جوانی کی تکلیف برابری محسوس کرتے رہیں گے۔

عمر بھر کاغذی حال بنے یہ تو بڑی مہنگی وہ نائش کی مگر یاد چلی آئے گی۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ہم سب کے لئے زیادہ ہی زیادہ ان دعاؤں کو جو حضرت مسیح موعود نے ہمارے لئے فرمائی (اور حضرت اماں جان نے جو سلسلہ لکھنے سے دیا) قبول فرمائے اور ایسا ہوگا کہ وہ دعائیں جاری ہیں۔ اور ہر گھر کی خیریں ہوتی ہیں آئیں۔ اور ہم سب کو اس قابل بنائے کہ ہم ان فضیلتوں کے جاذب بنیں۔ جو ہمارے لئے مانگے جاتے رہے۔ تم آمین۔

حضرت اماں جان کو ہماری تعریف کی محبت نہیں۔ خود نے جس وجود کی تعریف کر دی اس کو اور کیا چاہیے۔ مگر ہماری حق فرما ہے کہ جو عمر بھر دیکھا اسکو آئینہ آنے والوں کے لئے ظاہر کر دیں۔

آپ ایک نمایاں شان کے ساتھ عابدین اور مددگار کی رضا پر خوشی سے لڑتی ہو تھیں۔ تکلیف کا جو صلہ سے مقابلہ کرتے والے کبھی کسی کا شکر نہ کرنا زبان پر نہ لانے والی۔ کسی سے بچنے ہونے سے رخ کو مہر پر لب ہو کر کسی حاضر سے برداشت کرنے اور مثلاً لٹنے والی کہ وہ صحت سے باہر تھا۔

حس سے تکلیف پہنچتی اس پر اپنی ہر بلا بھی طرح جاری رکھتیں بلکہ زیادہ حتیٰ کہ وہ ہر آدمی کے بھی دلوں سے محو ہو جاتا۔

بہت فشرع و فطری سے بہت سوار کرنا نہیں ادا کرتے والی۔ بہت دعائیں کرسنے والی۔ کبھی میں نے ایک کسی حالت میں بھی عدلی عدلی نماز پڑھتے نہیں دیکھا۔ تہجد بلکہ استراحت ہی جب تک بھی طاقت رہی ہمیشہ باقاعدہ ادا فرماتی ہیں۔ دوسرے اوقات میں بھی بہت دعا کرتی تھیں۔ اکثر بلند آواز سے دعا لے اختیار اس طرح ابھی زبان سے نکلتی گویا کسی کا دم گھٹ کر یکدم رکا ہوا سا لگے۔ بہت ہی بھارتی اور تڑپ سے دعا فرماتی تھیں۔ کبھی بھی منزلت میں حاضر الفاظ میں اور کبھی صریح یا بتو کی صورت میں بھی دعا فرماتی تھیں۔ مگر اس درود اور تڑپ سے کہ ایک نذر لاکھ میں پڑا ہوا سجدہ کو دیکھ کر آپ کہنا کہ دعا

میں واپس آتی ہوں۔ اب دنیا میں کوئی ایسا نہیں جو میرا موندہ دیکھے۔ کہ اس کو نہیں ہے اب کوئی ایسا نہیں جو میرے احساس کو سمجھے۔ میرے دکھ کو اپنے دل پر بیٹھا ہوا دکھ محسوس کرے۔ خدا سب عزیزوں کو سلامت رکھے۔ میرے بھائیوں کی فکر میں اپنے فعل سے خاص برکت دے۔ مگر خصوصیت جو خدا نے ماں کے وجود میں بخشی ہے۔ اس کا بدلہ تو کوئی خود اس نے ہی پیدا نہیں کیا۔ اور میری ماں تو ایک بے بدل مل تھیں۔ سب مومنوں کی ماں ہزاروں جہتیں لمحہ بھر محسوس ہوتی رحمتیں ہمیشہ ہمیشہ آپ پر نازل ہوتی رہیں۔ وہ تو اب حاضر ہیں ہیں۔ مگر ہمیں تک خدا ان سے ملا نہ سکا۔ ان کی جوانی کی تکلیف برابری محسوس کرتے رہیں گے۔

عمر بھر کاغذی حال بنے یہ تو بڑی مہنگی وہ نائش کی مگر یاد چلی آئے گی۔

الہی مسجدیں آباد ہوں گے اور ہر گھر میں
 ایک دعا مان میں سب اچھی اٹھتی اولاد تریک
 ہوتی۔ اکثر ایسوں کا نام لیکر بقیہ دعا کرتے ہیں جن
 کا بطن بڑھ کر خلی تک نہ ہوتا۔ ایک بار بیٹے اس
 طرح قریب سے یا اللہ کہا کہ میں گھر لائی۔ گلاس کے
 بعد کاغذ لکھا گیا تھا کہ میرے تیرے بیٹے کو (دعا
 نے آپ کے تیرے (کریم سوری عبدالرحیم صاحب تیرے) کو
 اس کے بعد جو وہ لوگ اسے دے بیٹے عطا فرمائے۔
 خزانہ کی اور زندگی ان کو کھینے) سب حاجت سے محبت
 فرمائی تھیں۔ اور ضروراً حضرت سید مومنین علیؑ
 والسلام کے زمانہ کے لوگوں سے ایک بہت ہی پیرا بیٹا
 ان کی اولادوں کو اب تک دیکھا کہ شاہ پیرا بیٹے
 سنایا آپ میں سے بعض کو پورا احساس نہ ہو۔ مجھے
 پورے آپ سچ سچ اعلیٰ اعلیٰ نعمت سے ایک ہزار
 مال سے بہتر ماں سے محروم ہو گئے ہیں۔
 ہر جھوٹے بڑے کی خوشی اور تکلیف میں
 بلکہ شریک ہوتی تھیں۔ جب تک طاقت رہی
 یعنی زمانہ قریب بچتے تک جب باہر جا میں اکثر
 گھروں میں ملتے جاتیں۔ حضرت سید مومنین علیؑ
 والسلام کے زمانہ سے آپ کا بطن غل تھا۔ مجھے کئی
 طاقت تھیں۔ کہ کسی کے گھر بچہ پیدا ہوا ہے۔ اور
 آپ برابر اسی تکلیف کے وقت میں زچہ کے پاس
 رہیں۔ اور یہی طریق بعد میں جب تک محبت رہی
 جاری رہا۔

یہ کام اکثر خودی کرتی تھیں۔ اور باوجود نہایت
 مصفا فی پسند ہونے کے کھن نہیں کھاتی تھیں۔
 صاف لباس پاکیزہ لبت اور خوشبو آپ کو بچھ
 پسند تھی۔ مگر ان چیزوں کا کھنغ بھی اس وجہ کو
 نہیں بچھو کہ آپ کے اوقات نماز یا دعا یا ذکر میں
 خارج ہوا ہے۔
 مجھے یاد ہے کہ حضرت سید مومنین علیؑ
 بھی طرز جمیلی کا تیل آپ کیلئے خاص طور پر تیار
 کرتے تھے۔ حضرت سید مومنین علیؑ کے مال
 کے بعد اپنے اپنا طرز کا صندوچہ مجھے پاس بنا کر
 تیس روز سے دیا تھا جس میں بھانجروں میں تقسیم
 کر دیا تھا (زمانہ عدت میں آپ نے غصہ جو نہیں
 استعمال کیا۔ نہ زبردستی کوئی پہنا۔ سفید لباس پہنتی
 تھیں۔ مگر صاف بیٹھے نہیں۔ مجھے بلکہ جس دن
 ایام عدت ختم ہوئے۔ آپ نے غسل کیا صاف لباس
 پہنا۔ غسل لگایا۔ اور اس دن جو کیفیت محمد صلی اللہ
 پھر ضبط آپ کے چہرہ سے مترشح تھا وہ تحریر میں
 نہیں آسکتا۔ آپ کا دونا۔ نمازوں کا دونا دعا
 کا دونا ہوتا تھا دینے نہیں۔ روزانہ اپنی تفریح
 اور نہایت رقت سے دعائیں کرتیں۔ وہ اپنی ملت
 دیکھی نہیں جایا کرتی تھی۔

جس مقام میں آخری الیم کو نہ کیلئے ایک
 روح چالیس سال تو آپ سے انتظار کرتی رہی
 اور دل میں زمین کو دیکھ دیکھ کر بیقرار ہوتا رہا
 اس میں آپ کے جسد مبارک کا قی الحال رکھا
 جانا تقدیر الہی کے مطابق نہ تھا۔ دل بخین ہوجاتا
 ہے جب یاد کرتی ہوں کہ قادیان سے آئے کا صدرہ
 بھی صبر اور تحمل سے برداشت کر جانواری میری
 امان جان کسی بقیاری سے دناں آکر بار بار
 کہا کرتی تھیں کہ مجھے قادیان ضرور پہنچانا ایسا
 نہ کہو لیسا (یعنی بعد وفات) اگر کوئی گھبراہٹ
 ظاہر ہو دیکھی تو میں ایک اسی بات کہنے۔

سخت کرب پیدا ہوتا ہے۔ اس حال سے
 کہ یہ آرزو حضرت امان جان کی پوز نہ ہونا اور ان کا
 ہجرت میں داخ جوانی دینا بیشک پیشگوئی کے
 مطابق ہوا۔ مگر کہیں ہم گولوں کی شامت اعمال تو
 اس وقت کو نزدیک نہیں سمجھ لائی۔ یہی منشا الہی
 تھا اور ضرور تھا جو ہونا تھا ہوا۔ مگر اب تو خدا کے
 وہ دن بھی جلد لائے کہ حضرت امان جانؑ
 تمنا کو پورا کرنے والے آپ لوگ نہیں۔ اور ہم
 سب اس طرح حضرت امان جانؑ کو ان کے
 اصل مقام میں لے جائیں جس طرح ما ناناں کے
 مشایخ شان ہے۔ آمین

بہت سال ہوئے حضرت سیدنا صاحب
 صاحب نے ایک دن مجھے کہا تھا کہ میں مجھ
 دعا کیا کرتا ہوں تم بھی کیا کرو کہ امان جانؑ کو
 زندگانی مدت دراز تک سلامت رکھے۔ مگر اب
 امان جانؑ ہم میں سے کسی کا صدر نہ دیکھیں
 میں نے اس دن سے اس دعا کو ہمیشہ یاد رکھا۔

اور اپنی خاص اس دعا کے ساتھ کہ ایسا وقت
 اس حالت میں نہ آئے کہ میں امان جان سے
 دور ہوں۔ میں سالہا سال ماہر کوئلہ رہی۔ گو بار بار
 اور عہد بند آتی تھی۔ کیونکہ حضرت امان جانؑ
 اس گھر کو بھائیوں کو دیکھے بغیر مجھے میں نہ آتا
 تھا۔ مگر جب بھی وہاں ہوتی حضرت امان جان
 کے متعلق تو بات مجھے میں سے نہ رہنے دیتے ہیں
 نے مہاں مرحوم سے صاف کہہ رکھا تھا۔ کہ میں
 ایسا آپ کا ساتھ دیکر رتی تو نہیں۔ لیکن اگر کبھی
 امان جان کی مخالفت کی خبر مجھے ملی۔ تو مگر نہ مجھے
 کسی اجازت کی حاجت ہوگی نہ کوئی ساتھ دھونڈنے
 کی میں ایک منٹ میں پھر نہیں ٹھہر دوں گی۔ خواہ بیٹے
 چل پڑے کی صورت ہو۔ ہمیشہ ہر حال میں میں نے
 ایک رقم آگ محفوظ رکھی اسی نیت سے کہ امان
 جان کو خدا کو کہے کبھی تکلیف ہو۔ تو کسی دوسرے
 انتقال کے لئے یہ رقم محفوظ نہ رہے۔

اللہ لہذا کہ دعا بھی خدا تعالیٰ نے قبول
 فرمائی۔ خدمت کے قابل گویں نہ تھی مگر پاس
 رہی۔ قدر دیکھتی رہی۔ آئندہ پاکیزہ نعمت الہی
 جو مجھے دینا میں لائے کہ ذریعہ ایک دن نبی محمدی
 میری آنکھوں کے سامنے میرے ہاتھوں میں اس
 دنیا سے رخصت ہو کر محبوب حقیقی سے جا ملی
 اناللہ وانا الیہ راجعون

آخر میں اپنے سب بھائی بہنوں سے میری
 التجا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے آپ کو عنایت فرمائی
 اور دعا فرمائی۔

دعوتِ سعادت دعا
 دعا ہے جو انسان کو اللہ کے ساتھ
 سگوار بنادے اور اس کو اللہ کے ساتھ
 درویشی سے۔ (محمد مصطفیٰ نقی پوری)

میں جو نعمت عطا فرمائی ہے۔ اسکی قدر کریں اور اس
 احسانِ عظیم کی نشانی نہ کریں ایسی بیش قیمت
 جانیں زمانہ کی سیکڑوں گولوں کے بعد پیدا ہوا
 نکرتی ہیں۔ خدا تعالیٰ کو کسی کی بار بار سے دعا
 ذات میں نوبہ ہے۔ اس کو آپ کے ذریعہ روشن
 کئے جانے کی حاجت نہیں۔ یہ تو اس کا احسان
 ہے۔ بندوں پر کہ ان سے خود کام لیکر جزا بھی
 دیتا ہے۔ ایک نماز میں ایک مقام سے نہ بھی
 دوسرے زمانہ میں دوسرے مقام سے ہی اس نوبہ
 نے تو جو بھٹ بھٹ کر نکلتا ہے۔ اور ضرور نکلتا ہے
 آپ کو خدا کے رحیم و کریم نے مسیح موجود کا وجود
 مبارک کشا ہذا زمانہ نصیب ہوا جس کو لاکھوں ہی
 ترستے دنیا سے گذر چکے تھے۔ پھر حضرت ام المؤمنین
 کے وجود میں گویا ایک جہانی برکات اور ایک طرح
 اپنی ہی زندگی کا سلسلہ اب تک آپ کے درمیان
 قائم رہا۔ اب خلیفہ نئی علیؑ کے وجود میں روحانی
 وجود حضرت سید مومنین علیؑ کا آپ کے درمیان گویا
 زندہ ہے۔ اور وہی نئی علیؑ کے وجود میں روحانی
 ہے۔ مگر انکس اور کو پوری قدر نہیں۔ کہ یہ ایک چیز
 آپ کے درمیان میں موجود ہے۔ خدا کیلئے آپ میں سے
 ہر ایک نئی علیؑ اور دعا سے ہم معینیت اور سراپا
 شکر گزار بننے کی کوشش کرے۔ تاکہ یہ مبارک انعام الہی
 بہت جلد سے ہم تک سلسلہ کیلئے بعد ہر ذمہ داری
 کیلئے آپ میں قائم نہ رہا۔ اور خدا تعالیٰ کے
 وعدہ اس نوبہ پر آپ سب کے ذریعہ ہم سب کے ذریعہ
 ہوتی ہوں۔ کوئی علیؑ انعام دینی نوبہ میں سے ہم محروم
 رہیں۔ اور کوئی انعام نہ ہو جو ہم کو بلکہ ہر شامت اعمال
 سے بچن جائے۔ آمین۔ فقط۔ مبارک
 (افضل)

اخبار بدلتی تو سچ کیلئے جدوجہد

خاک رنے مجلس فدام الاحمدیہ کلکتہ کی جانب سے اخباری ہفتہ منانے کا بورڈ
 اور خطیب کے ذریعہ جمعہ میں اعلان کیا گیا پھر فرادفا تمام احباب جماعت تک پہنچ
 کر یہ معلومات حاصل کی گئیں۔ کہ کس کس درست کے نام سلسلہ کے اخبار جاری ہیں۔
 سوا محمد اللہ مندرجہ ذیل دوستوں نے سلسلہ کے ساتھ تعاون کرتے ہوئے باوجود سلسلہ کے
 اخبارات کے خریدار ہونے کے اخبار بدلتی کی خریداری منظور فرمائی۔ خاک رنے مجلس کی طرف سے
 ان تمام دوستوں کا شکریہ ادا کرتا ہے۔ جنہوں نے ہماری تحریک والے ہفتہ کو کامیاب بنایا
 فزایم اللہ ارض الجواد۔ اس کوشش کے نتیجے میں مندرجہ ذیل دوستوں نے اخبار بدلتی کی خریداری
 منظور فرمائی۔

- (۱) میاں محمد صدیق صاحب بانی۔ ۲۔ پیرچہ (۲) میاں محمد یونس صاحب ایک پیرچہ
- (۳) مشتاق احمد صاحب ایک پیرچہ۔ (۴) مسعود احمد صاحب ایک پیرچہ۔ (۵) میاں عبدالغنی صاحب ایک پیرچہ
- (۶) سیدرات احمد صاحب ایک پیرچہ۔ (۷) شیخ عبدالرحمن صاحب ایک پیرچہ۔ (۸) سید بدیع الدین احمد صاحب ایک پیرچہ
- (۹) رشید احمد صاحب دو پیرچہ۔ (۱۰) عبدالحمید صاحب ایک پیرچہ۔ (۱۱) محمد احمد صاحب ٹوٹی ایک پیرچہ
- (۱۲) بخش الہی صاحب سب ایک پیرچہ۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے۔ کہ وہ ہمیں سلسلہ کی ہر ایک تحریک میں حصہ لینے کی توفیق بخشنے
 اور ہمارا انجام نیک کرے۔ آمین۔

خاک رنے بدیع الدین احمد غنی
 قائد مجلس فدام الاحمدیہ۔ کلکتہ۔
 101/1 Karanga Road. Calcutta-17

بھارت کے طول و عرض میں جماعت احمدیہ کی گذشتہ آٹھ ماہ کی تبلیغی جدوجہد کی مختصر رپورٹ

(انتخاب ناظم صاحب دعوت و تبلیغ قادیان)

جماعت احمدیہ کا دائمی مرکز قادیان ہاں وجود انقب و زمانہ کے اب بھی بغض و لہجے کے ایک نیک بندہ تبلیغی جدوجہد کا مرکز ہے۔ عمر زبرد پورٹ میں اس مرکز کے متعلق چالیس سال تک کے مختلف اکتاف جنگال اولیہ۔ یو۔ پی۔ بہار۔ مہاراجا بادکن۔ بالابار مدلی۔ پنجاب اور کشمیر میں تبلیغی کاموں کی ادائیگی میں معروف رہے۔ اور متعدد مسیحیوں کی ہدایت اور رہنمائی کا موجب بنے۔ اخبار میں عدم جانچ و نظر کے پیش نظر صرف ان امور کا بلا مختصر ذکر کیا جاتا ہے جو اس مرحلہ میں نئے ہوئے ہیں۔

اخبار بدکار کا اجراء اور اس کے نتیجے میں سرسبز تھا۔ جہاں سے جماعت کے متعدد اخبار و رسائل شائع ہوتے اور ساری دنیا میں احمدیہ کی تبلیغی اشاعت ہوتی۔ بیٹھک انقب و مشقت کے اندر بھی گروں جو حالات درست ہوتے چلے گئے اور ہندوستان کی جماعتوں کو مرکز سے بہتر طور پر وابستہ کرنے اور ان تک مرکزی ادارے پہنچانے کے لئے ایک اخبار کی ضرورت شدت سے محسوس کی جانے لگی اور ادھر سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بار بار تاکید کی نشاندہی میں معمول ہونے لگا۔ چنانچہ نظر ثانی کے لئے ہفتہ وار اخبار کے اجراء کے لئے جدوجہد کا اور حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خاص مصلحت کی بناء پر اس کا نام بدل کر "تجدید فرمایا۔ اور ازراہ کرم اس کے پتے پر جس کے لئے ایک نہایت ہی توجیہ اور دو چہرہ پر میخام ارسال فرمایا جو حسب تمنا اخباری بند کے پتے پر بھیج کر ذیت قرار پایا۔ تاہم ہفتہ وار ڈاک

حضر راہبہ اللہ تعالیٰ کی توجہ اور خاص دعاؤں کی برکت سے باوجود چند بد شکلیات کے اس اخبار کا باقاعدہ اجراء ہمارے پیش نظر سے ہوا اور اس ہفتہ کے فضل سے یہ اخبار ہر ماہ کی ۱۲۔ ۲۱۔ ۲۸ کو قادیان سے باقاعدہ شائع ہوا ہے۔ جماعت کی برکت کی عملی تبلیغی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے اس اخبار میں ترقی اور دست کا ایک وسیع میدان ہے۔ مسیحین اس راہ میں دو بڑی بڑی دقتیں ہیں۔ اول قادیان میں اپنے تبلیغی کاموں کو نہ ہونا اور دست اس کی جماعت کا نام نہ لگنا۔ اس کی کیا کیا ہے۔ اس لئے ہدایت میں بہت سی غمناکیاں رہ جاتی ہیں۔ اگر قادیان میں تبلیغ کے قیام کی کوشش کی جاوے گی ہے۔ لیکن حال اس میں خاطر خواہ کامیابی نہیں ہوئی۔

دوسری بڑی دقت مسیحوں کی کسی سے خارج ہو کر جماعت میں چلنے کے لئے ایک علیحدہ کوئی مرکز ہے۔ لیکن صورت حال یہ ہے کہ جماعت کے ہر فرد کے لئے ایک ایسا مرکز ہے جس میں تبلیغی کاموں کی ادائیگی کی جائے۔ اس لئے کہ ہر فرد کے لئے ایک ایسا مرکز ہے جس میں تبلیغی کاموں کی ادائیگی کی جائے۔ اس لئے کہ ہر فرد کے لئے ایک ایسا مرکز ہے جس میں تبلیغی کاموں کی ادائیگی کی جائے۔

جماعتوں سے مدد فرماتے ہیں کہ وہ بھی اپنے بیابان اس طریق کو رائج کریں۔ اور سیکرٹری تبلیغ کی خدمت ایک پروگرام کے تحت تمام افراد جماعت کو اس میں حصہ دار بنا جائے۔ اس سے ایک طرف خواہشات میں زندگی کی روح پیدا ہوگی تو دوسری طرف زیادہ مؤثر طریق پر ایک جملہ پھیل سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق دے۔ آمین۔

مذاہب کا تقرب نہیں۔ خدا کا عجب لطف و احسان ہے کہ کچھ عرصہ سے ہندوؤں کے بعض حصوں میں مذاہب کا تقرب کرنے کے لئے ایک طرف خاص توجہ ہو رہی ہے۔ اور یہی جماعت کی تبلیغی مساعی کے لئے بہت مفید ثابت ہوئی ہے۔ جہاں جہاں ایسے جلسے منعقد ہوئے دعوت نامہ موصول ہونے پر مرکز کی طرف سے نامہ بھیجا۔ اور خدا کے فضل سے اس کا اچھا اثر ہوا۔ چنانچہ یاد آگیا کہ ہندو اور مسلمان ایسے جلسوں میں شمولیت کی گئی۔ اور جماعت احمدیہ کے نمائندہ کی خصوصیت ہمارے اس تقریر سے خاصی دلچسپی ہوئی۔ تاہم اللہ تعالیٰ کا مالک

بارے میں ہندو دورہ یا گریزی (دکن) جلسہ سالانہ منعقد ہونے والا تھا جس کے لئے بعض دورہ دور کے مبلغین کو ہمراہ جماعت نے اپنے خرچ پر مقرر کیا۔ اس سے فائدہ ہوا کہ سیدنا آباد کن۔ حیدر آباد کن۔ پینا کن۔ کالیٹ۔ بنگلور اور منگلور وغیرہ جماعتوں کو تحریک کی گئی۔ کہ وہ بھی جلسے منعقد کریں۔ چنانچہ گریزی اور بنگلور کے ان جماعتوں نے معاضد برداشت کر کے اپنے اپنے جلسے کر کے جو بھندہ بھندہ ہر طرح کا سیلاب دے۔ دکن کے جلسوں میں کرم ٹیکر محمد دین صاحب مبلغ بھی شمول ہوئے۔ اور تمام جلسوں میں کرم مولوی محمد سلیم صاحب کرم مولوی شریف احمد صاحب ایچ بی جونی ہند کے جلسوں میں کرم مولوی محمد عبدالقادر صاحب مالاباری اور کرم مولوی احمد رشید صاحب مالاباری اور کرم مولوی ابو الوفا صاحب مالاباری بھی شرکت ہوئے۔ یہ اثر باقی ہزار میل کا تبلیغی دورہ تھا کرم مولوی محمد اسمعیل صاحب یادگیری اور کرم سید علی محمد الدین صاحب ایم۔ اے۔ آف سکندرا آباد نے تمام جلسوں میں اپنے خرچ پر شرکت کی۔ محمد احم الدھان الزما۔ جونی ہند میں سالانہ سال سے اس قسم کا تبلیغی دورہ نہیں ہوا تھا۔ (اس دورہ کی مفصل رپورٹ گذشتہ پرچوں میں شائع ہو چکی ہے) اب بھی اور اس کے توجہ میں بھی ترقی حاصل ہوں گے۔

گذشتہ جلسہ سالانہ پر مسورت کا دورہ کرم ملک جلال الدینی صاحب لاجپور سے قادیان تشریف لائے ان کے ہمراہ کرم حکیم محمد دین صاحب مبلغ بھی گئے۔ ان کی ہجرت انہوں نے مسورت وغیرہ کا تیرہ

سورت کا دورہ کرم ملک جلال الدینی صاحب لاجپور سے قادیان تشریف لائے ان کے ہمراہ کرم حکیم محمد دین صاحب مبلغ بھی گئے۔ ان کی ہجرت انہوں نے مسورت وغیرہ کا تیرہ

سہ ماہ کا دورہ کیا اور مختلف مقامات پر بیٹے کر کے اور تبلیغی کاموں کو ترقی دینے کے لئے کام کیا۔

اجزاء ہیں اور لاٹھیوں کے لئے کام کیا۔ اور اخبار ترقی جاری ہو گیا مگر اس سے تبلیغی میدان میں خاطر خواہ فائدہ اٹھانے تمام جماعت کا فرض ہے۔ مدارس کالج اور لاٹھیوں میں ایسے مقامات ہیں کہ ایک ہی پرچہ سے متعدد افراد کو تبلیغ ہو سکتی ہے۔ اسی لئے اخبار میں احباب جماعت کو اس طرف توجہ دلائی گئی تھی۔ تبلیغی قرائے بعض احباب نے اس پر لبیک کہا ہے اور متعدد مقامات پر ایسے پرچے مغنت جوری کے لئے بھی لیکن ضرورت میں امر کی ہے۔ کہ دوسرے صاحب استطاعت احباب بھی اس کی اہمیت کو سمجھیں اور اس کا ترقی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں تبلیغ کی یہ آسانی ترقی اور مدد دہی مفید صورت ہے۔ خدا کرے کہ مری بات خالص جماعت کے دلوں میں ترقی پیدا کرے اور خدا کے نام پر تمام ان کا ہاتھ بڑھائیں وہ اللہ بشارتیں۔

حشر ترقی پنجاب میں بعض مقامات پر تبلیغ احمدیت

گرجا حشر ترقی پنجاب سوائے قادیان کے اور کسی جگہ باقاعدہ طور پر تبلیغ کا انتظام نہیں۔ لیکن مختلف اوقات میں بعض احباب جماعت کو قادیان کے سفرات میں جلدے کا اتفاق ہوا۔ اور ایسے مواقع سے خاطر خواہ فائدہ اٹھایا گیا ضلع انبالہ میں توجہ خاصہ کے لئے ایک باقاعدہ تبلیغی جلسہ منعقد کیا گیا۔ مگر بعض دوسری اہم ضروریات کے باعث اسے تبدیل کرنا پڑا۔ اور گذشتہ سید پرچوں میں اس کا بیان ہے۔ اس سے پہلے تبلیغی کاموں کو ترقی دینے کے لئے ایسے مواقع سے خاطر خواہ فائدہ اٹھایا گیا۔ اس طرح شملہ میں بھی تبلیغ کی گئی۔ اور لاجپور تشریف کیا گیا۔ حالات دن بدی اچھے ہوئے ہیں۔ مسیحیوں میں مادہ آسانی کے لئے بیٹھک ہیں مگر حالت دس سال کی بہت محدود ہیں ایک طرف مبلغین کی کمی دوسری طرف ان کی قلت ہے بہترین مواقع سے فائدہ اٹھانے میں بڑی برائی دیکھیں ہیں۔

ممبران اسمبلی کے لئے لٹریچر کے کاموں کا پیغام دینے کے لئے انہیں احمدیت کا لٹریچر بھجوانے کا انتظام کیا گیا۔ روپیہ کی قلت کے باعث صرف ایک آدھ کتاب اور کچھ لٹریچر روانہ کرنے پر اکتفا کیا گیا۔ اور وہ ہی صرف ایک سہ ماہی ہوا صرف ۱۲

صوم رمضان

برادر ای جماعت احمدیہ - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

چند روز بعد رمضان کا مبارک مہینہ شروع ہونے والا ہے۔ خدا کا رعب اور اس کی رضا حاصل کرنے کا ایک زریں موقع ملنے والا ہے۔ بلاشبہ ہر غفلت سہی احمدی مسلمان اس بات کی آرزو رکھتا ہے۔ کہ اس بابرکت مہینہ سے پورا فائدہ اٹھائے۔ اگر آپ اپنے نگہوں میں آسودہ حال ہیں تو آپ جیسے لیکن دوسرے لیکن گزرو اور در قابل اور اولیٰ بھی ہیں رمضان کا مبارک مہینہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اسنان اپنے غریب بھائیوں کی تکلیف کا ذاتی تجربہ ہے۔ اس میں کسے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق مروی ہے کہ عرصی رنگ میں میں آپ تمام لوگوں سے بڑھ کر سختی تھے۔ یہی رمضان المبارک کے ایام ہیں تو اور زیادہ سخاوت فرماتے بلکہ اس وقت تو آپ بارش لانے والی ہوا سے بھی زیادہ سخاوت کرتے اس لئے ایسے دوست جو پورے، خوشی و غم کے روز سے نہ لکھ سکتے ہوں تو ان پر لازم ہے کہ وہ خیر ادا کریں۔ اور اگر ان کی خواہش ہو کہ وہ کرم کریں تو ہرے ہوتے یعنی درویش کو ان کی فکر روز سے لکھا دیئے جائیں تو وہ خدمتہ العیام کے طور پر ان کی خواہش کے مطابق انظار کی بندوبست کر دیا جائے گا۔ اور ہر قسم کی رقوم بھیجنے والوں کے لئے دعا کی تحریک کر دی جائے گی اسی رقوم قادیان میں بھیجیں ان کی خواہش کو پورا کیا جائے گا۔ خیر کے متعلق یاد رکھنا چاہیے کہ اس میں حیثیت کا خیال رکھنا سہی ہے یعنی جس حیثیت کا رکھنا انسان کو دکھاتا ہے کہ اس میں کس کے برابر ہمت ادا کرنی مسنون ہے۔ بعض دوست انظار کی لئے بھی روپیہ بھیجتے ہیں اس کے ساتھ درویشان دارالحدیث کی انظار کا انتظام کر دیا جاتا ہے۔ اس لئے اس میں بھی اگر کوئی دوست رقوم بھیجنا چاہے تو شکر کے ساتھ اس کی خواہش کے مطابق انظار کی بندوبست کر دیا جائے گا اور ہر قسم کی رقوم بھیجنے والوں کے لئے دعا کی تحریک کر دی جائے گی۔ خدا تعالیٰ آپ کی اپنی اور اخلاص کو بڑھائے اور آپ کا ہر طرح کا محافظ نام ہو۔ آمین۔

امیر مقامی قادیان

محترم صاحبزادہ مراد علی صاحب

مورخ ۲۳ مئی ۱۹۲۱ء بروز پندرہ وقت ۹ بجے صبح بذریعہ موٹر جناب صاحبزادہ مراد علی صاحب میرپور میں۔ ان جناب مولوی سید وزارت حسین صاحب برادر نیشنل امیر جماعت احمدیہ میرپور۔ جناب حکیم طفیل احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ کوٹلیہ مولوی سید عبدالصاحب فاضل سابق سلسلہ علیہ حقہ مقیم راجھی و جناب ظفر احمد صاحب ولد جناب سید ارشد علی صاحب کھنوی شریف قریب سے۔ مقدمہ کو کی آمد سے پیشتر خانپور ملکی کی مسجد احمدیہ میں جلسہ خدام احمدیہ نہایت موزوں و جگہ بہرہ آویز کیا گیا جماعت احمدیہ خانپور ملکی کے بچے جو ان کو یوں صاحب استقبال کے لئے موجود تھے۔ اچھا دوست ملا۔ مہربان کے نفوس سے نفاذ کو اچھی مہربانوں کو مسجد احمدیہ میں انعام تھا بعد نماز جناب صاحبزادہ صاحب کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا گیا جس کے جواب میں محترم سید مولوی وزارت حسین صاحب و محترم حکیم طفیل احمد صاحب نے مختصر تقریر تربیت جماعت پر فرمائی جو شہ خوشی کی سبب جماعت احمدیہ خانپور ملکی کو دی۔ پھر جناب سید صاحب نے نہایت بصیرت افروز تقریر فرمائی۔ اور جماعت کو اس کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ بعد نماز مغرب محترم جناب صاحبزادہ صاحب نے مولوی سعید اللہ صاحب کا اعلان نکاح محترمہ حفیظہ صاحبہ بنت محمد باقر الحسن صاحب خانپور ملکی کو عرض کیا کہ مزار دیدیہ چہرہ پر لڑا اور نہایت لطفیلہ میں خطبہ نکاح میں تقریریں اشکال تفسیر فرمائی۔ بعد ازاں احمدیہ کالونی میں برعایت پر وہ متواتر دھمکوں کے لئے ایک ایک کا انتظام کیا گیا جس میں بصدارت جناب حکیم طفیل احمد صاحب تقابروں میں سے بیعت عادت نگران کبیرہ و نغمہ خوانی کے بعد محترم جناب صاحب نے مختصر صدارتی تقریر فرمائی جوئے تمام بچوں کو جناب صاحبزادہ مراد علی صاحب صاحب سے انٹرویو کر لیا۔ اس کے بعد مولوی سعید اللہ صاحب نے مسلمانوں کی موجودہ مذہبی حالت بیان فرماتے ہوئے تمام اسلامی جماعتوں کی حالت پر روشنی ڈالی اور جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات و تبلیغ اسلام مغربی ملک کی اشاعت کو پیش کرتے ہوئے صداقت احمدیت کو مختلف خطاں دست کر ثابت کیا۔

دو احمدی بچوں کے لئے انعام

۵ جون ۱۹۲۱ء پر۔ یہاں دو بچوں کی محنت کا مقابلہ ہوا۔ جس میں ایک سو پچیس نے شریک ہوئے۔ اس میں مخلص طور پر عزیز صاحبزادہ طارق نور ابن صاحبزادہ مولوی حکیم عبدالوہاب صاحب خرفین حضرت طفیلہ السیخ اول رضی اللہ عنہ نے اول انعام حاصل کیا۔ اسی طرح کراچی میں جنتہ عبدالرزاق صاحب ابن حضرت بھائی عبدالرحمن صاحب کے بچے عزیز علی بھتیجے نے تمام پاکستانی بچوں میں محنت کے لحاظ سے اول انعام حاصل کیا۔ خدا تعالیٰ مبارک کرے اور احمدیت کے فرزندوں کو ہر اعتبار سے برکت سے نوازے۔

قادیان میں دو نکاحوں کا اعلان

بہادر خان صاحب درویش قادیان کے نکاح کا اعلان عظیم النساء صاحبہ بنت داہد حسین صاحب محلہ پورے موٹگیہ کرم مولوی عبدالرحمن صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان نے پانچ روز پیش پر پورہ فرمایا۔ ۱۹ کو بعد نماز عشاء فرمایا۔ ۲۰ کو بعد نماز صبح صاحب درویش قادیان کے نکاح کا اعلان کراچی انجمن صاحب محمد پور صاحب نے موٹگیہ کرم مولوی عبدالرحمن صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان نے پانچ روز پیش پر پورہ فرمایا۔ ۲۱ کو بعد نماز صبح فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ان پر دو کفالت کا جوہن کے لئے بابرکت کرے اور شرف نرات حسن بنائے۔ آمین۔

مورخ ۲۳ مئی ۱۹۲۱ء کو جناب صاحبزادہ صاحب کے زیر صدارت مسجد احمدیہ میں خدام احمدیہ کا خیرہ ممبر احمدیہ صاحبزادہ صاحب نے نو جوانوں کو اپنی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے ذریعہ نفاذ سے مستفید فرمایا۔ قریباً ۸ بجے صبح کرم جہان بچوں اور بچوں بذریعہ موٹر تقریب سے گئے۔ مرکز پر تمام جماعت نے کرم و معظم مہمانان کی خدمت میں الوداعی اسٹا دعا پیش کی۔

ترمیمیل زرا اور خریداری کیلئے مینجی اخبار بدو سے خطا و کتابت کریں۔

ایجنسیوں کی فروت

تمام بڑے بڑے شہروں میں فروت اور اخبار بدو کے لئے ایجنسیاں قائم کرنے کی ضرورت ہے آپ اپنے شہر میں اس کی ایجنسی حاصل کر کے دینی وہ فیوضی فائدہ اٹھائیں۔

آپ کا پرانا رفیق "بدر"

نئے روپ میں ظاہر ہوا ہے۔ یہ آپ نے اس لکھنا دکھا ہے۔ قادیان کے ناز و نوازہ حالت سے باخبر ہونے کے لئے بدر کا مطالعہ کیجئے تبلیغ کے لئے اسے غیروں کو دیکھئے۔ اس کی اشاعت کو بڑھانا ہر احمدی مغز میں ہے۔ (نمبر)

"بدر" کا

میسریت پیشوایان مذاہب نمبر

مورخ ۱۱ جون کو شائع کیا جائے گا انشاء اللہ تعالیٰ پر بعض نوٹوں سے مزین ہوگا۔ اجاب تبلیغ کی عرض سے تقسیم کرنے کے لئے اپنے پر پتہ ابھی سے ریزرو کرالیں۔

(نمبر)

حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کا مقابلا بند

ذکر م مولوی شریف احمد صاحب ایچ بی علیہ سلسلہ احمدیہ حیدرآباد

یکسے شاعر کہتا ہے

انما المرید حدیث لیدہ
فکن حدیثاً حسناتاً داغی

کہ انسان مرنے کے بعد ایک انسان بن کے رہ جاتا ہے پس اسے انسان تو ایسے کام کو کہہ کرے جس سے مرنے کے بعد لوگ سمجھیں اچھے رنگ میں یاد کریں جیسا کہ حضرت ام المومنین علیہ رضی اللہ عنہا کو آج سماں کی طور پر ہم سے جدا ہو چکی ہیں۔ مگر آپ کے اعلیٰ کردار۔ افضانِ ناصحہ شہقت و محبت کے تذکرے ہر احمدی گھرانے میں ہو رہے ہیں۔ اور آپ اپنے فضائل و مناقب سے فقہ سے بھی زندہ ہیں اور زندہ مہر میں گی۔ اہبات المومنین رضی اللہ عنہا کے جو وہ سو برس بعد بھلائے کچھ اس قانون بنا کر کو جانا کہ وہ ایک ہی کی ذمہ دہن اور مومنوں کی ماں بنے۔ اور یہ کوئی کم فخر کی بات نہیں۔ حضرت ام جان کو کو بیٹی ہیں۔ بیوی اور والدہ جس حیثیت سے بھی دیکھا جائے آپ ایک بلند مقام رکھتی ہیں۔ آپ بیٹی ہیں تو اس والدہ کو کہ جس کے تقویٰ و طہارت اور اخلاص و جوش کا ایک نمونہ کہ وہ ہے یعنی حضرت فاطمہ جان بیٹی زو اب صاحب رضی اللہ عنہ اور جن کی خدمات جلیلہ خود ان کے لئے مقام کی گواہی دے رہی ہیں۔

پھر حضرت ام جان جلدی ہیں۔ تو ان دو بھائیوں کی ہمدردی جلیل القدر شخصیتیں تھیں یعنی حضرت ڈاکٹر محمد اسماعیل صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ڈاکٹر ڈی محمد صاحب رضی اللہ عنہما صاحب صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ان دو بزرگوں نے اپنے اپنے رنگ میں سلسلہ کی جو خدمت کی ہے۔ جامعہ تو اس پر بھی طور پر ناز ہے۔ خدانے حضرت ام جان کو کھائی عطا فرمائی ہے کہ جو ایک طرف تو سلسلہ کا درو رکھنے والے تھے۔ تو دوسری طرف خدمت حق کا ایک خاص طبقہ رکھنے والے تھے۔ نیز اللہ تعالیٰ نے ہر دو کو جو علوم کے ساتھ واقف بھی عطا فرمایا تھا۔

پھر اگر اس امر پر غور کیا جائے کہ حضرت ام جان کی جس عظیم القدر انسان کی زندگی میں آنے کا فرق حاصل ہوا تو اس سے آپ کے مقام بلند ہو گیا ہے۔ آپ امام الزمان حضرت سید محمد علیہ السلام کی موعود و اقوام عالم میں زندگی میں آئیں۔ آپ نے متعلق حضرت علیہ السلام کے ہمشکر کی فریادیں جیسا کہ وہ فریادیں ہوں۔ لہذا کہ وہ آئے دلا خدمت و ذکر سے کا۔ اور اللہ تعالیٰ نے اسے عظیم الشان جلال دلا دیا ہے۔ اس میں اشتادہ تھا۔ کافر کے لئے آپ کی سبب پاک کو ایسا فریاد عطا فرمایا جس کے اظہار سے ہر انسان ہر شہر اعلان پیدا ہوگی اگر اس شہر دہا اور اولاد کی کوئی اہمیت نہ تھی۔ تو

حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کو کئی مفسد مملوک نہیں ہونا کیونکہ کوشا دی تو لوگ کہتے ہیں۔ اور ان کے اولاد بھی پیدا ہوئی ہے اس میں کیا خصوصیت تھی کہ سب سے شادی کرے گا اور اولاد ہوگی۔ اس میں ہی حکمت عظمیٰ تھی۔ کہ خدانے سب موعود کو ایک باڈا کا اولاد عطا فرمائے گا جیسا کہ حضرت ام جان نے کو اس امر پر بھی غور فرمائی تھی

پس لیا تو نے مجھے اپنے سیمک کے لئے
پھر حضرت ام المومنین کو دو مہانی اغنیاسے ہر احدی کی والدہ محترمہ ہیں۔ مگر سماں کی اعتبار سے والدہ ہیں۔ اس اولاد کی جو مشر اولاد ہے۔ اس اولاد کے متعلق ایک طرف تو حضرت علیہ رضی اللہ عنہم کو کوئی موعود ہے۔ تو دوسری طرف اللہ تعالیٰ نے حضرت سید محمد علیہ السلام کو اپنے اہلبات کے ذریعہ بشارت عطا فرمائی۔

چند بچے آپ فرماتے ہیں سے
میری اولاد سب تیری عطا ہے
سہراک تیری بشارت سے ہوا ہے
یہ بچوں جو کہ سلسلہ سیدہ ہے
مہی ہیں سب جن جن پر سنا ہے
یہ تیرا فضل ہے اے میرے ہادی
سبحان الذی اخری الاعاوی

اس مشر اولاد میں خاندان نے آپ کو وہ فرزند بھی عطا فرمایا جو خدمت خلافت پر تیار تھا۔ اور جس کے عہد زبیر میں خاندان نے اس جامعہ کو بزرگ میں ترقی بخشی ہے اور حضرت سید محمد علیہ السلام کی تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچایا ہے۔ نیز حضرت سید محمد علیہ السلام کی پیشگوئیوں کے مطابق آپ ہی وہ پسر موعود اور مصلح موعود ہیں جس کے زمانہ میں اہمیت کی ترقی مقدوسی یعنی سیدنا امامت حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی اشانی ایہ اللہ تعالیٰ نے ۲۰ فروری ۱۹۴۵ء کو ہر شہر کا ایک عظیم الشان جلسہ میں منعقد فرماتے ہوئے آپ نے اعلان فرمایا۔

"میں خدا کے حکم کے تحت منگھا کر اعلان کرتا ہوں کہ خاندان نے مجھے حضرت سید محمد علیہ السلام کی اس پیشگوئی کے مطابق آپ کا وہ موعود بنا کر قرار دیا ہے جس نے یا کے کناروں تک حضرت سید محمد علیہ السلام کا نام پہنچانے"

رسول حضرت ام المومنین موعود و مہمات
الذین حضرت ام جان رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمائے
مبارک تھیں۔ رجب کو مہمات پر مہمات ہوسے اپنے وجود پر ناز تھا۔ وہ بیٹی تھیں ایک جلیل القدر بزرگ کی وہ ہیں تھیں دو عالم کا مہمات بزرگوں کی۔ وہ نہ تھیں

حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کی وفات پر امریکہ سے ایک خط

بسم حضرت بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی

از نارتھ یو کینیڈا

حضرت ام المومنین کی وفات کی خبر آپ کے خط سے ادر۔ ہر ادر عبدالرزاق صاحب کے آدھ خطوط سے ملی۔ صدمہ بہت سخت ہے۔ اور حقیقت ہے کہ حضرت ام جان نے کئی وفات سے ہم احمدی کہلائیوں اب تبیم ہو گئے ہیں حضرت ام جان کی ذات والا صفات ہر احمدی کے لئے ایک نمونہ ہے۔ لیکن قادیانی کی اولاد کو لانے والوں کے لئے بات یہ تھی اور ہے حضرت ام جان کی خدمت کرنے کا آپ کو جو موقع ملا۔ اور ان خدمات سے حضرت ام جان کی دعاؤں کے نتیجے سے ہم کو جو پھل گئے وہ سب کے سامنے ہیں جیسا کہ وہ زمانہ یاد ہے کہ دارالانوار کی نئی کوئی کوسر جاتے وقت کبھی کبھار ہمارے گھر بھی تشریف لے آیا کرتی تھیں اور کس محبت سے ملتی تھیں جس کا اندازہ لگانا مشکل ہے۔ مجھے وقت یاد ہے اور جلد سارا لکھی قریب ہے۔ بھیلوں کا زمانہ ہے۔ اور اپنے گھر کا ماٹھ پھل سے لدا ہوا ہے کتنی خوشی سے حضرت ام جان نے ایک ماٹھ توڑا اور کتنی خوشی کا اظہار کیا۔ اس وقت میں بالکل تھک چکی تھیں بالکل بچھری تھا اور کبھی رہا تھا اور خاموش تھا میرے دل میں یہ بات تھی کہ اگر ام جان نہ آکر اس پر وہ کے کسب پھل توڑ لیں تو مجھے کتنی خوشی ہوگی۔ اور ان کی ذات والا صفات کے اس پر وہ کو اس طرح چھو دینے سے کتنی باریک ہوگی کہ یہ دو پاسو نہ کو مٹا سکا۔ آپ جانتے ہیں کہ اس پر وہ کے کتنا پھل دیا۔ اتنا دیا کہ سب نے خوب کھایا خدا تعالیٰ نے دعا ہے حضرت ام جان نے کہ جس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور درجات میں بندھی عطا فرمائے۔ آمین۔ والسلام۔ عبدالسلام بہتہ

سہ ماہی کار گزار ری پورٹ خدام الاحمدیہ کلکتہ

مجلس خدام الاحمدیہ کلکتہ کے زیر اہتمام ۳ فروری سے ختم ہونے والا سچھا اجلاس ہوئے جس میں سترہ تقریریں ہوئیں۔ ان تقریریں فاکر کے علاوہ جن اراکین نے زیادہ حصہ مختلف اجلاس میں لیا ان کے نام ہیں۔

- ۱۔ رشید احمد صاحب۔ اراکین کی تربیت۔ ۲۔ حافظ عبدالمنان صاحب۔ امکان نبوت۔ ۳۔ مولانا عبدالمنان صاحب۔ امکان نبوت۔ ۴۔ عبدالحمید صاحب۔ ضرورت مذہب۔ ۵۔ عزیز احمد صاحب۔ اہمیت کی عرض و غرض و تبلیغی و خلا۔ ۶۔ مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام پندرہ روزہ تبلیغی پروگرام کے تحت اس تبلیغی وفد کو ڈاکٹر ہارپر جو کٹر سے تقریباً ۳۵ میل دور واقع ہے جہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے تین غیر احمدی ذی ثروت اہل محبت کے سلسلہ عالیہ احمدیوں میں داخل ہوئے جن کے سمیت خدام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت مبارک میں بھیج دیئے گئے ہیں۔

ہنگامی کارروائی۔۔ مورخہ ۲۰ فروری ۱۹۴۵ء مجلس خدام الاحمدیہ کلکتہ کے زیر اہتمام ۳ جلسہ روز مصلح موعود منعقد کیا گیا جس میں اراکین مجلس کے علاوہ علامہ محمد علیہ صاحب مصلح موعود کی پیشگوئی کی بیان فرمائی۔ مورخہ ۲۷ مارچ ۱۹۴۵ء حضرت امیر المومنین ایہ اللہ تعالیٰ کی محبت کا راجعہ کے لئے اجتماعی دعا کے علاوہ روزہ رکھنے کی بھی تحریک کی گئی۔ نیز قریباً ساڑھے پونے قربانی کے لئے وصول ہوئے۔ مورخہ ۱۹ مارچ ۱۹۴۵ء کو اراکین کو توجہ دلائی گئی کہ مکر کے اعلان کے مطابق اخباریہ و تریالہ درویش کو کٹر سے جاری کروانے کے لئے اخباری مہنت منایا جائے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں شہداء محمود نے مجلس کے ساتھ تعاون کرتے ہوئے دلچسپی کے ساتھ اس کام کو سر انجام دیا۔ نیز اہم اللہ۔ بالآخر اصحاب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ ہمارے لئے دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ سے ہمیں میرٹز پیش خدمت دین کی توفیق بخشنے اور سب کو قبول فرمائے۔ آمین۔

فاکر رشید عبدالمنان صاحبی عہدہ کار خدام الاحمدیہ کلکتہ

ہر باقی۔ اور جو دو دستا کھیلوں کی محتاج نہیں۔ آہ جاری پیشینگی مان۔ آج سماں کی اعتبار سے ہمیں جو نہیں۔ آپ کے مشابہ و فضائل کو یاد کر کے کیوں نہ ہوں دل ختم و محزون اور سر ہلکی کھاسا۔ سہ۔ القلب بخون والعبین نام نہاد لائق قبول الامت برفضی ہو رہنا انبار اللہ و تعالیٰ وانا بفضلہ قلہ پیام المؤمنین لخص وفاتہ فلما ہر ماں کونستہ لوزر ما یما اکلنا خارج عطا فرمائے اور اپنے مینار غفلوں اور

منظرہ تھیں حضرت ام الزمان ہمدی دوران حضرت سید محمد علیہ السلام کی۔ اور وہ والدہ تھیں مشر اہل کی یاد جماعت کے سرور و شہرہ کو آپ کے وجود کو کراہی پر ناز ہے کہ ان منافقا و طغیان دان قانون مبارک کو خاندان نے ہماری ماں بنا لیا۔ ہاں وہ مان جو جماعت کے افراد کو اپنے بچے سمجھتی تھیں۔ ان کی ہمہ دہائی۔ دین و دہوشی ترقیات کے لئے دعا میں کرنے والی تھیں۔ آپ کی مہمان نوازی جیسا کہ شہقت

کبھی فرمائے۔ آمین۔

حضرت ام المومنین ادا اللہ فیہ فیضاً کی نسل

خدائی رحمت و قدرت کا غیر معمولی نشان

از حضرت صاحبزادہ فرزند البشیر احمد صاحب الہم اے

تین چار روز جوئے ایک دم سے میرے سامنے حضرت ام المومنین ادا اللہ فیہ فیضاً کی نسل کی قبر پرستی پیش کر کے درخواست کی کہ اگر اس قبر پرستی میں کوئی غلطی رہ گئی ہو۔ یا کوئی فرد گذشتہ ہو گئی ہو تو وہ درست کر دی جائے۔ میں نے اس قبر پرستی کو دیکھ کر ضروری تفتیح کر لی اس قبر پرستی کی میزان ایک سو گیارہ مٹی یعنی حضرت ام المومنین نور اللہ مرقدہا کی نسل میں اس وقت جو افراد (سرود عورت۔ لڑکے۔ بڑکیاں) زندہ موجود ہیں ان کی میزان ایک سو گیارہ بنتی ہے۔ اور فوت ہوئے دلے بخون کی تعداد میں ہے۔ جو اس کے علاوہ ہے۔ یعنی کی میزان ایک سو آفتیس ہے۔ بے ایک نہایت درجہ بزمی عمری تعداد ہے۔ جو کہ کسی شخص کو اپنی زندگی میں اپنے بیٹوں بیٹیوں۔ لڑائیوں اور ٹوٹاپوں کی اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھنی نصیب ہوئی ہے۔ میں خدائے تعالیٰ کے اس غیر معمولی العلام اور غیر معمولی فضل و رحمت کے متعلق غور کر رہا تھا کہ اچانک مجھے جناب آیا کہ اس کے مقابل پر حضرت سیح موعود علیہ السلام کی بڑی زوجہ حمزہ کی نسل کے متعلق بھی دیکھا جائے کہ ان کی میزان کیا بنتی ہے۔ سو صاحب کرنے سے منع ہوا کہ ہماری بڑی والدہ کی نسل میں اسی زندہ افراد کی تعداد 19 کسی پر مشتمل ہے۔ حالانکہ حضرت سیح موعود علیہ السلام کے ساتھ ان کی شادی حضرت ام المومنین ادا اللہ فیہ فیضاً کی شادی سے تقریباً ۲۵ سال پہلے ہوئی تھی۔ گویا ۲۵ سال زیادہ زندہ پانے کے باوجود حضرت سیح موعود علیہ السلام کی زوجہ اول کی نسل میں اس وقت صرف 19 افراد موجود ہیں۔ لہذا اس

کے مقابل پر ۲۵ سال کم پانے پر بھی حضرت امان جان مرحومہ مغفورہ کی زندہ نسل اس وقت ایک سو گیارہ ہے۔ یہ عظیم الشان بلکہ عدم المثال فرق لقیناً اللہ تعالیٰ کے ان غیر معمولی و علوں کی وجہ سے ہے جو حضرت ام المومنین اور ایک نسل کے متعلق حضرت سیح موعود علیہ السلام کی زبان مبارک پر جاری ہوئے۔ چنانچہ جیسا کہ سب دوست جانتے ہیں حضرت امان جان کی شادی پر اللہ تعالیٰ نے حضرت سیح موعود علیہ السلام کو مخاطب کر کے فرمایا تھا کہ:-

اذکر نعمتی رأیت خلقی حتی

یعنی میرے اس انعام کو یاد رکھ کہ

تو نے میری فدیجہ کو پایا

اس وحی الہی میں حضرت ام المومنین کی شادی کو اللہ تعالیٰ نے ایک ایسی نعمت قرار دیا ہے۔ جو ہمیشہ یاد رکھنے کے قابل ہے۔ اور آپ کا نام خدیجہ رکھ کر اس حقیقت کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ کہ جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان کی بنیاد حضرت خدیجہ کے ذریعہ رکھی گئی۔ اسی طرح حضرت سیح موعود علیہ السلام کی نسل بھی اس خدیجہ تانی کے ذریعہ قائم ہوگی۔ اس الہامی کی تشریح میں حضرت سیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:-

”چونکہ خدائے تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ میری

نسل میں سے ایک بڑی بنیاد چائے

اسلام کی ڈھانکا..... اسی طرح میرا

بیوی جو اپنے خاندان کی ماں ہوگی

اس کا نام نصرت جہاں بیگم ہے۔ یہ

تقابل کے طور پر اس بات کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ خدائے تعالیٰ نے تمام جہاں کی نصرت کیلئے میرے خاندان کی بنیاد ڈالی ہے۔“

پھر حضرت ام المومنین ادا اللہ فیہ فیضاً کی شادی خاندان بادی کے بعد اللہ تعالیٰ نے حضرت سیح موعود علیہ السلام کو مخاطب کر کے فرمایا۔ اذکر ن زور الالفاظ میں فرمایا کہ:-

اذکر نعمتی التي اعمت عیلت

غوصت لك بیعتی وصتی و

قد رتی

”میرے اس نعمت کو یاد رکھ جو میں نے

تجھ پر کیا ہے جس نے تیرے لئے خود

اپنے ہاتھ سے اپنی رحمت اور قدرت

کا ایک شجرہ نصیب کیا ہے۔“

اور چونکہ حضرت ام المومنین حضرت سیح موعود کے وجود کا حصہ تھیں۔ اس لئے اس کیساتھ ہی فرمایا تو ربی نسلاً بعداً یعنی تو ایک ذرّہ کی نسل کو دیکھے گا“

پس چونکہ حضرت سیح موعود علیہ السلام کی زبان مبارک پر حضرت ام المومنین کی نسل کے متعلق عظیم الشان رحمت و قدرت کا وعدہ فرمایا گیا تھا اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان کی نسل کو خاص برکت سے نوازا جن کا ایک ادنیٰ اور ظاہری پہلو یہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ام المومنین کی نسل کو تعداد کے لحاظ سے بھی غیر معمولی ترقی عطا فرمائی۔ چنانچہ جیسا کہ بتایا گیا ہے۔ حضرت سیح موعود علیہ السلام نے دو شاہکار فرمائشیں بھی فرمائیں۔ 1۹۵۰ء کے قریب بڑی بیوی کے ساتھ ہوئی۔ جو حضور کے اپنے خاندان میں سے نہیں۔ پھر اس کے ۲۵ سال بعد 1۹۷۵ء میں ان کی دوسری شادی ہوئی کے ایک سید خاندان میں ہوئی۔ اور خدائے تعالیٰ نے پہلی بیوی کو بھی اولاد سے نوازا اللہ تعالیٰ اس نسل کو اپنے فضل و رحمت کے ساتھ سے مسوح فرمائیے کیونکہ وہ بھی حضرت سیح موعود علیہ السلام کے مبارک سارے کے پیچھے جمع ہو چکی ہے۔ اور دوسری زوجہ نے اولاد کے وعدہ سے حصہ پایا۔ مگر چونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی خاص الخاص حکمت کے ماتحت دوسری بیوی کے متعلق

مخصوص برکت کا وعدہ فرمایا تھا۔ اس لئے ۳۰ سال بعد میں آنے کے باوجود جہاں اس وقت بھی بیوی کی نسل کی تعداد صرف 19 نفوس پر مشتمل ہے۔ وہاں دوسری بیوی کی نسل اسکی زندگی میں ہی ایک سو گیارہ نفوس کے جرت اگیز عدد کو پہنچ گئی تھی۔ و ذالک فضل اللہ علیہ یوتیہم من يشاء واللہ ذو الفضل العظیم۔

یہ سہارے آسمانی آفاقی رحمت و قدرت کا ایک نیا ہوا نشان ہے جس سے کوئی اشد ترین شخص بھی جس نے اپنی آنکھوں پر نصیب کی مٹی نہ بنا دے گی ہر انگار نہیں رسکتا۔ خوب ٹھکر کر کہ ایک پورا سالہ میں نصیب ہوتا ہے اور ہر صرا نہیں۔ بلکہ وہ بھی خدا کے فضل سے بیخود نہ ٹھکتا ہے۔ اور پھر اس کے ۳۵ سال بعد ایک دوسرا ایسا واقعہ پیش آیا کہ کیا جاتا ہے۔ اور اس کے متعلق خدائے تعالیٰ خاص برکت کا وعدہ فرماتا ہے۔ اور آج ۱۹ سالہ زندہ ہیں جبکہ پہلے یورپ پر ایک سو دو سال کا طویل زمانہ گزرنے چکا ہے۔ اور دوسرے یورپ پر صرف ۲۵ سال کا طویل عمر گزار چکا ہے پہلے پورے ۱۹ صدیوں میں پیدا کی ہیں۔ اور دوسرا یورپ (ولا فخر) ایک سو گیارہ شاخوں سے لاپھندا نظر آتا ہے۔ ان دونوں خاندانوں کا ایک چھانڈ پر لاکر دیکھئے یہ نسبت 19 کے مقابل پر 1۹۹ کی بنتی ہے۔ اور اگر دونوں جانب کی شکر نسل کو نظر انداز کر کے دیکھا جائے۔ تو پھر نسبت اور ہم رتبہ ہو کر ۸ کے مقابل پر ۵۰ کی ہو جاتی ہے۔ اور یہ ایک بہت بھاری بیگم خارق عادت فرق ہے۔ ہماری دلی تمنا اور دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سیح پاک کی ہر روحانی اور سماوی شانے کو ترقی دے اور مسزمن کے لیکن خدا کے نشانوں کو چھپا یا نہیں جا سکتا۔ اور یقیناً دیکھنے والوں کیلئے اس میں ایک عظیم الشان نشان ہے۔ گو کہ ہمیں۔ فقط۔ والسلام

خاکسار
مرزا البشیر احمد۔ ربوہ (الفتیل) ۵۲-۵

”بدلتی اچھیاں“

- (۱) کراچی۔ مری خالد الشیف صاحب ۲۵ گویا۔ کراچی ۱۵ (۲) لاہور۔ منجھ صاحب مکین پور کراچی
 - بالہاں (۳) انارکلی لاہور (۴) ٹونڈھ۔ مری عبدالرحمن صاحب نصرت پاکستان میڈیکل سٹور ٹونڈھ
 - (۵) راولپنڈی۔ (۶) پشاور۔ مری ملک سعادت احمد صاحب ریڈو ایکٹر ملک پشاور
 - (۷) لائسنس لیٹر خیرخواہ منجھ صاحب لاہور (۸) مری اللہ مری خیر خواہ لاہور (۹) صاحب جیل خانہ لاہور
- ۴ ایسے ہی اپنی اولاد کے حق میں یہ دعائیہ شعر بھی عجیب شان ظاہر کرتے ہیں:-
اہل وقت پر یوں پھر دبار ہوں۔ حق پرست ہوں۔ موٹی کے بار ہوں
بابرگ و بابر ہوں۔ اک سے ہزار ہوں۔ یہ لفظ مبارک سبحان حق پرست ہوں
(خاک و جھوٹا حقیقت لبا بوری استیضات ایڈیٹر ہزار دیوان)

حضرت ام المؤمنین ادا اللہ اللہ فیہا کی نژادہ نسل

پہلی نسل

دوسری نسل

تیسری نسل

(۱) سیدنا حضرت ماجزادہ
مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب
حقیقہ السیح الثانی ایہ اللہ تعالیٰ
نمبر العزیز

مرزا ناصر احمد صاحب
مرزا مبارک احمد صاحب
مرزا منور احمد صاحب
ماجزادی نازہ بیگم صاحبہ
ماجزادی امۃ العزیز بیگم صاحبہ
مرزا حفیظ احمد صاحب
مرزا انوار احمد صاحب - مرزا اظہار احمد صاحب - مرزا رفیق احمد صاحب
مرزا وحید احمد صاحب - مرزا نعیم احمد صاحب - امۃ العزیز بیگم صاحبہ
امۃ الرشید بیگم صاحبہ
مرزا طفیل احمد صاحب
امۃ الیقین بیگم صاحبہ
امۃ الباسم بیگم صاحبہ
مرزا اظہار احمد صاحب - امۃ المتقین بیگم صاحبہ
مرزا رفیع احمد صاحب - مرزا حنیف احمد صاحب - امۃ العزیز بیگم صاحبہ
مرزا منظور احمد صاحب
مرزا حمید احمد صاحب
مرزا منیر احمد صاحب
مرزا منیر احمد صاحب
مرزا مجید احمد صاحب
امۃ السلام بیگم صاحبہ

(۲) حضرت ماجزادہ
مرزا بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

امۃ الحمید بیگم صاحبہ
امۃ الحمید بیگم صاحبہ - امۃ الطیف بیگم صاحبہ
مرزا منصور احمد صاحب
مرزا اظہار احمد صاحب
مرزا داؤد احمد صاحب
امۃ الباری بیگم صاحبہ
امۃ الوحید بیگم صاحبہ
محمد احمد خان صاحب
مسعود احمد خان صاحب
منصور بیگم صاحبہ
محمود بیگم صاحبہ
آصف مسعود بیگم صاحبہ
عباس احمد خان صاحب
شہزاد احمد خان صاحب - مرزا طفیل احمد خان صاحب
طیبہ بیگم صاحبہ
طاہرہ بیگم صاحبہ
زکریہ بیگم صاحبہ
قدیمہ بیگم صاحبہ
شہزادہ بیگم صاحبہ - فوزیہ بیگم صاحبہ

(۳) حضرت ماجزادہ
مرزا شریف احمد صاحب
سلمہ اللہ تعالیٰ

(۴) حضرت نواب مبارک بیگم صاحبہ
سلمہ اللہ تعالیٰ

(۵) حضرت ماجزادی امۃ الحفیظہ بیگم صاحبہ
سلمہ اللہ تعالیٰ

مرزا نائل احمد - امۃ الشکر بیگم - امۃ الخلیفہ بیگم - مرزا فرید احمد -
مرزا مجیب احمد - عائشہ -
مرزا منیر احمد - مرزا اظہار احمد - امۃ العزیز - مرزا منیر احمد -
(اولاد کیلئے دیکھیں مرزا منصور احمد صاحب)
(اولاد کیلئے دیکھیں مرزا حمید احمد صاحب)
مرزا المتقین احمد - امۃ الرفع

امۃ النور - امۃ البصر - ظہیر احمد -
مولود احمد - خالد احمد - امۃ البروج
امۃ المصعد

امۃ الحمید بیگم - امۃ القربیہ بیگم - امۃ الغفور
امۃ الحسیب - مرزا امیر احمد -
مرزا اکبر احمد

نہرت
مرزا نعیم احمد - بی بی بیگم - آصفہ بیگم - انیسہ بیگم -
مرزا سلیم احمد - مرزا شمیم احمد -
عادل احمد - راشدہ بیگم - محمود احمد -

امۃ الرؤف بیگم - مرزا ادیب احمد - امۃ القدر - مرزا منصور احمد - مرزا اسرار احمد
امۃ المؤمن - امۃ المصعد - امۃ اللودود - امۃ الشکر - مرزا قرآن احمد -
امۃ الشافی - امۃ الفیر - امۃ المصعد - امۃ المعز -
حضر احمد - فاروق احمد - منصورہ باسمہ

(اولاد کیلئے دیکھیں امۃ الحمید بیگم صاحبہ)
مسعود احمد - نفرت جہاں بیگم - شعور احمد - امۃ الراضع -
(اولاد کیلئے دیکھیں مرزا ناصر احمد صاحب)
(اولاد کیلئے دیکھیں مرزا منور احمد صاحب)
(اولاد کیلئے دیکھیں مرزا منیر احمد صاحب)
(اولاد کیلئے دیکھیں ماجزادی امۃ الباری بیگم صاحبہ)

(اولاد کیلئے دیکھیں مرزا مبارک احمد صاحب)
(اولاد کیلئے دیکھیں مرزا منیر احمد صاحب)
(اولاد کیلئے دیکھیں مرزا داؤد احمد صاحب)
(اولاد کیلئے دیکھیں مرزا مجید احمد صاحب)

حضرت ام المؤمنین ادا اللہ فیہا
کی فوت شدہ نسل

۱- (حضرت اماں جان کے بطن سے)
عممت - بشیر احمد - فخرت - مبارک احمد - امۃ البصر
۲- (ادلا حضرت حفیظہ السیح الثانی)
لیف احمد - امۃ العزیز - امۃ العزیز - حفیظہ احمد -
طاہر احمد - اظہار احمد - (نیز اسم ناصر احمد صاحبہ
حرم حضرت حفیظہ السیح الثانی کا ایک بی بی بیگم صاحبہ
اور اسم رفیع احمد صاحبہ حضرت حفیظہ السیح الثانی
کی ایک بی بی بیگم صاحبہ جو بعد از وفات کے بعد بعد فوت
ہو گئے -

۳- (اولاد حضرت مرزا بشیر احمد صاحب)
حمید احمد - بشیر احمد -
۴- (اولاد حضرت مرزا شریف احمد صاحب)
امۃ الوحید - فاروق احمد -
۵- (ماجزادی نواب مبارک بیگم صاحبہ کے بطن سے)
مسعودہ -

۶- (اولاد مرزا منیر احمد صاحب)
امۃ الکویل -
۷- (امۃ الرشید بیگم صاحبہ کے بطن سے)
زبیر
۸- (امۃ الباری بیگم صاحبہ کے بطن سے)
حفیظہ
۹- (امۃ السلام بیگم صاحبہ کے بطن سے)
قدیمیہ -

یورپ میں اسلام کا پراپیگنڈہ کرنے والے

معاصر ہندو (جالندھر دہلی)
اپنی اشاعت مورخہ ۱۸ مئی ۱۹۵۲ء میں
مندرجہ بالا عنوان کے تحت لکھا ہے کہ :-
" اعلیٰ جماعت اس وقت تک لڑائی
واشفاق اور بنو یارک میں مسجدیں بنا چکی
ہے۔ تاہم اہل اہم یورپ کے دورے وفتوں
پر وہ مدد ملی اور شکر کہ رہے ہیں۔ قرآن کو
وہ یورپ میں بھاشاؤں میں چھپوانے کا پربندہ
کو رہے ہیں۔ تاہم ان اور یورپ میں وہ تبلیغ
کرتے دے پر چارک تیار کرتے ہیں۔"
الفضل ما شہدت بہ الاعداؤ

مبلیغ کی آسان راہ

آپ اپنے واقف کو سیدہ مزاج عظیمہ
غیر احمدی حضرات کے لیے ارسال فرمائیں۔
ہم انہیں مناسب لٹریچر مفت روانہ کریں گے
سیدہ عبد اللہ الدین سلمہ آباد دکن
اخبار بد میں اشتہار دیکر فائدہ اٹھائیں

نوٹ :- ۱- حضرت ام المؤمنین کی فوت شدہ اولاد کی تعداد میں سے ہے۔ جو اسکے علاوہ ہے۔ ملاحظہ ہو عالم ملک
۲- حضرت مرزا سلطان احمد صاحب مرحوم کی اولاد بھی اس کے علاوہ ہے۔

وصیتیں

نوٹ:۔ وہاں منظور سے قبل اس نے شے کی جاتی ہے کہ اگر کسی موصی یا اس کے کسی رشتہ دار کو کوئی اعتراض ہو تو دفتر بذمہ این اطلاع کرے۔
ریکٹر ٹری بیٹنی منبرہ قاہران

نمبر ۳۵-۱۳۰۱ ق۔ منکر محمد بن عبد اللہ عبدالرشید خان صاحب عمر ۲۸ سال پیدائشی اچھی ماسکی بائیں
عقل ندر تقاضی خوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج ۱۲ بجے حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت مہاجر آئندہ ۱۰۰ روپیہ سے اور اس کے علاوہ بجز منقولہ جائیداد میراث ۴۰۰ روپیہ سے ۴۰۰ روپیہ سے
ہزار روپیہ ہے جس میں چھ چھ بیسین شامل ہیں۔ میں اپنے حصہ ۲۰۰ روپیہ ہزار روپیہ کے ۱/۲ حصہ کی
وصیت کرتا ہوں احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میں اپنی کسی بیٹی آدمی کے اطلاع مجلس کارپرداز میں دیتا ہوں جو
گواہ شد غلام احمد رشاد انیکر بیت المال۔ ۱۲ بجے۔ العبد عبد السمیع زوری شہ۔

گواہ شد عبدالستار سینیٹری انیکر کلندیسر مناس ۱۲ بجے۔
نمبر ۳۶-۱۳۰۱ ق۔ منکر محمد عاشق حسین ولد محمد نظر صاحب مرحوم عمر ۳۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۳ء
ساکن خانیور ملکی ڈاکٹری تارا پور ضلع موٹھر بمبہا رقباعلمی خوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۲۳
حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت قائمہ ادب غیر منقولہ زرعی و غیر زرعی ایک صد بیچھا ہے۔ اس کے ۱/۲ حصہ کی وصیت
کرتا ہوں احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور آئندہ ۱۳۱۱ روپیہ سالانہ ہے اس کے ۱/۲ حصہ کی وصیت بھی کرتا ہوں
صدرا جس احمدیہ قادیان کرتا ہوں میری وفات پر جس قدر جائیداد ثابت ہو سکے ۱/۲ حصہ کی مالک صدرا جس
احمدیہ قادیان ہوگی۔ گواہ شد غلام احمد رشاد انیکر بیت المال ۱۲ بجے۔ العبد محمد عاشق حسین ساکن
خانیور ملکی ۲۳ بجے۔ گواہ شد سمیع اللہ بیچ بہر ۲۳ بجے۔

نمبر ۳۲-۱۳۰۱ ق۔ منکر جلال احمد خان ولد دیوی رام عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۳ء ساکن ساڈھن ٹانگانہ
اچھینڈ سنگھ اگرہ بقاضی خوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۲ بجے حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت ۱۰ لاکھ زرعی زمین ہے۔ اس کی سالانہ آمد ۱۵۰ روپیہ ہے۔ جس آمد زرعی زمین
اور آمد مذکورہ کے ۱/۲ حصہ کی وصیت کرتا ہوں احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ اگر میری وفات
پر کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس کے ۱/۲ حصہ کی مالک صدرا جس احمدیہ قادیان ہوگی۔
گواہ شد غلام احمد رشاد انیکر بیت المال۔ العبد سردار محمد خاں گواہ شد عطا اللہ خاں دیبائی
مینگ خٹک ساڈھن ۱۲ بجے +

نمبر ۳۳-۱۳۰۱ ق۔ منکر کلیم الدین ولد حافظ عالمی صاحب (غیر احمدی) عمر ۳۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۳ء
ساکن لودھی پور ڈاکٹری تارا پور بقاضی خوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۲ بجے حسب ذیل
وصیت کرتا ہوں۔

میری کوئی جائیداد نہیں ہے بلکہ مہاجر آئندہ ۲۰۰ روپیہ ہے اس کے ۱/۲ حصہ کی وصیت کرتا ہوں احمدیہ
قادیان کرتا ہوں۔ اپنی آدمی کی بیٹی کی اطلاع مجلس کارپرداز میں دیتا ہوں گا میری وفات پر بھی لاکھ کوئی
جائیداد ثابت ہو تو اس کے ۱/۲ حصہ کی مالک صدرا جس احمدیہ قادیان ہوگی۔
گواہ شد غلام احمد رشاد انیکر بیت المال۔ العبد کلیم الدین بقلم خود گواہ شد حافظ خاں دیبائی
بریدیڈیٹ جاعت احمدیہ شاہجہا پور ۱۲ بجے۔

نمبر ۳۴-۱۳۰۱ ق۔ منکر حمیدہ مالابا زوی زوجہ مکرم خرا میں صاحب بالابا علی حال قادیان عمر ۴۸ سال پیدائشی
احمدی ساکن کوڈالی مالابا راج تاریخ ۹ بجے بقاضی خوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں میرا حق مبلغ ۲۰۰ روپیہ ہے جو حافظہ محترم کے ذمہ ہے اس کے ۱/۲
کی وصیت کرتا ہوں احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میری وفات پر ۲۰۰ روپیہ کے ۱/۲ حصہ کی مالک مہاجر
اب خیر خٹک ہے اس کے ۱/۲ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اس کی اچھی مالک ماہ کاہ کرتی رہوں گی۔ نیز اپنی
کی بیٹی کی اطلاع مجلس کارپرداز میں دیتی رہوں گی۔ میری وفات پر بھی میری جس قدر جائیداد ثابت ہو
سکے ۱/۲ حصہ کی وارث بھی صدرا جس احمدیہ قادیان ہوگی۔
گواہ شد رشاد (دستخط) خرا الدین (صاحب خاندان) حمیدہ مالابا زوی زوجہ مکرم خرا میں صاحب بالابا علی حال قادیان
گواہ شد رشاد (دستخط) خرا الدین (صاحب خاندان) حمیدہ مالابا زوی زوجہ مکرم خرا میں صاحب بالابا علی حال قادیان

بقیہ دپورٹ منبرہ

کو۔ حالانکہ اگر ایک ممبر کو پانچ روپیہ کا لٹر بچا ہوا
کیا جائے تو پھر بھی پانچ سو روپیہ کی ضرورت
ہے۔ اور یہ ایسی رقم ہو جو ہماری موجودہ مالی
حالت کے لحاظ سے ناقابل برداشت ہے جبکہ
ملک کے دوسرے طبقات بھی ویسی اہمیت و
ضرورت رکھتے ہیں۔

انگریزی میں خط و کتابت

اسی سلسلہ
میں مرکزی
دفتر سے دو مرتبہ زائد انگریزی خطوں بھی
لکھے گئے۔ اور اسی طرح انگریزی زبان طبقہ کے
ایک حصہ کو اہمیت سے روشناس کرایا گیا۔
سیرت آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم انگریزی میں
صلی اللہ
علیہ وسلم

کی سیرت طیبہ اور حضور انور کے اخلاق و فاضلہ سے
آگاہ کرنے کے لئے حضرت امیر المؤمنین ایہ اللہ
کی ایک مختصر کتاب میں اخلاق کا حصہ دیا جا
تفسیر کے ساتھ حضرت اقدس سے کچھ اضافہ کر کے
شائع کرنے کیلئے بعض مختصر ذمہ ثروت احباب
میں تحریر کی گئی۔ چنانچہ کلکتہ کے ایک دوست
مکرم میاں محمد حسین صاحب تار نے ایسی مضمون
الہیکہ کی طرف سے چھ ہزار روپیہ دیا یہ کتاب
اس وقت دہلی میں چھپ رہی ہے۔ اور
انشاء اللہ نکلنے کے بعد چھپ کر تیار ہو جائیگی
خدا تعالیٰ اسے ہر طرح موجب برکت و ہدایت
بنائے۔ آمین۔

نشر و اشاعت

۱۱ چالیس مبلغین اور ۱۱
جامعاتوں کے لئے سب
لٹریچر مہیا کرنے کے لئے عرصہ زیر پورٹ میں
بعض نئے ڈیپٹ شائع کرنے کے لئے بعض زیر طبع ہیں
چنانچہ حضرت امیر المؤمنین ایہ اللہ کے
ایک مضمون فردت ہدایہ کے متعلق شائع
کیا گیا۔ اٹریہ زبان میں بھی لٹریچر زیر طبع سے
وہ ہونے حالات کے لحاظ سے مفید اور
مناسب لٹریچر کی ضرورت دن بدن بڑھ رہی ہے
مگر مگر کے پاس آخاف نہیں اس لئے اس سال
سالانہ نمائندگان نے یہ تجویز پاس کی۔ لٹریچر
طور پر احباب جماعت اس میں حصہ لیں چنانچہ
بعض جماعتوں اور افراد کی طرف سے ایسے وعدے
بھی موصول ہوئے اور کچھ رقم بھی آنے لگیں
لیکن فردت کے مقابل پر ایسے چندہ جات کی
آمد غیر کفایتی ہے۔ احباب کا فرض ہے کہ حالات
کی نزاکت کو سمجھیں اور سادہ گار ماحول سے نانڈہ
انٹاش۔ اور مرکز کی مالی حالت کو بہتر بنانے
کے لئے اور اس فنڈ کو مفید بنانے کے لئے
خاص سعی کریں۔ کیونکہ اس کے نتیجے میں احباب
کے لئے شہید ائی پیدا ہوئے۔ اور وہ قربانی

کرنے والوں کا ہاتھ نہیں۔ اب ہمارا پانچواں
ہے کہ اس تحریر کو زیادہ سے زیادہ کامیاب
بنائیں تاہم علاوہ احباب زیادہ وسیع ہو۔
وابتداء التوفیق۔
اس گھر اس بات کا ذکر دینا مناسب نہ
ہوگا کہ اس وقت سوائے چند مبلغین کے ملک
میں پھیلے ہوئے اکثر مبلغین کو صرف حق وارڈ
ماہوار اور اسٹیمپ جلد سے ڈاک خرچ کے لئے دیا جاتا
ہے۔ اب آپ فوڈ انڈازہ لکھا ہے کہ میں کہ اس
رقم کے ساتھ ایک مبلغ تباہی کے ملحق ہو کس
طرح وسیع کر سکتے ہیں۔ علاوہ ان میں لٹریچر کے لئے
صرف دو ہزار روپیہ کے معادل ہم کر سکتے ہیں۔
جن میں سے ایک ہزار روپیہ احباب کرام سے خذیر
چندہ جمع کرنا ہوگا۔ سندھوستان کے چالیس کروڑ
افراد کی جینیہ کے لئے یہ رقم قدرتی نقل ہے ظاہر
ہے۔

الغرض حالات اچھے ہیں خدا کی رحمت کے
دروازے کھل رہے ہیں۔ قربانی کرنے والے
مخلصین کے لئے آسین سے تواب حاصل کر لینے
کی صدا میں آ رہی ہیں۔ ہر امدادی کا فرض ہے کہ وہ
خود سیلا ہو اپنے ہمسایہ امدادی کو سیلا کرے
اکوڑ خدا اسکے دین کی خاطر اپنی جان و مال کو
پیش کرنے کے لئے تیار ہو جائے ناس سے وہ
ابدی زندگی پائے اور ہمیشہ کا سرور اور امانت
اے نصیب ہو۔ خدا مخلصین کی قربانیوں کو
قبول فرمائے اور شہادت افزا کو چشت کرے۔
اور کام کرنا انوں کے علم و وصیت میں برکت
ڈالے اور ان کے لئے اپنے فضل و رحمت کے
دروازے کھول دے۔ آمین۔

حکمہ خریداران بدر

کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ ہر پورچھوڑ
تاریخ پر خریدار کے نام روانہ کر دیا
جاتا ہے۔ اگر کسی دوست کو بروقت پر
رہنے کو اپنے مفاد ڈاکٹری سے دریافت
فرمائیں۔ اور ذمہ ہذا میں بھی اطلاع دیں۔
تا قادیان کے ڈاکٹری سے بھی انکو آڑی
کی جا سکے۔ (منجھ)

ایک ضروری نصیحت

احباب جلد مورخہ ۱۲ مئی ۱۹۳۵ء مصنفہ جو نقشہ حضرت ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی مستقل
تیم گاہ مشائخ بنوائے۔ اس میں ذوالان حضرت ام المؤمنین (را) کی شمالی جانب بجائے مگر وہ
کے کتب خانہ لکھا جاتا ہے۔ احباب اس کی تیغ فرمائیں۔
شہوان ۱۲ مئی ۱۹۳۵ء